خطبہ جمعہ

بعنوان

توبہ واستغفار

(اہمیت،فضیلت اور شروط)

سلسلۃ منبر الحکمۃ

145

بتاریخ: 31 مئی 2019

بمطابق: ٢٥ رمضان ١٤٤٠ھ

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ کے اہم نکات

❀ توبہ واستغفار کا معنی ومفہوم ❀ توبہ واستغفار کی اہمیت
❀ توبہ واستغفار کے ثمرات ❀ گناہوں کی مغفرت کے لیے ملحوظات
❀ صحتِ توبہ کے لیے تین شروط

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّى عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولٰئِكَ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ [النساء: 17]

''اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی ولاعلمی سے کوئی گناہ کر بیٹھیں؛ پھر جلد ہی توبہ کرلیں،تو یہی لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی جن کی توبہ قبول فرماتا ہے،اور اللہ بہت علم وحکمت والا ہے۔''

توبہ کا معنی ومفہوم اور اقسام:

توبہ کا لفظی مطلب رجوع کرنا ہے۔ چونکہ بندہ گناہ کے بعد اس کی معافی مانگنے کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے،اس لیے اسے توبہ کہا جاتا ہے۔

اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ گناہ کی قباحت کی وجہ سے اس کو چھوڑنا، اس پر ندامت کا اظہار کرنا، آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرنا اور جس قدر ممکن ہو سکے نیک اعمال کے اہتمام کے ذریعے اس کی تلافی کرنا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

توبہ کی تین اقسام بیان کی گئی ہیں:

①......التوبة الصحيحة: ایسی توبہ کہ بندہ گناہ ہو جانے کے بعد سچے دِل کے ساتھ توبہ کرے۔

②......التوبة الأصح: اس سے مراد ایسی توبہ ہے جو گزشتہ سطور میں توبہ کے اصطلاحی مفہوم میں بیان کی گئی ہے۔

③......التوبة الفاسدة: اس سے مراد ایسی توبہ ہے جس میں بندہ زبان سے تو توبہ کرتا رہے لیکن عملی طور پر گناہوں پر مُصر رہے۔

التعریفات: 74

بندہ مومن کو اوّل درجہ پانے کے لیے توبہ کی دوسری صورت اپنانی چاہیے اور اگر بشری کوتاہیوں کے باعث یہ نہ ہو سکے تو پھر پہلی صورت لازمی اپنانی چاہیے، البتہ تیسری صورت سے کامل طور پر گریز کرنا چاہیے، کیونکہ یہ توبہ نہیں ہے بلکہ توبہ کی اہانت ہے۔

استغفار کا معنی ومفہوم:

استغفار کا مطلب ہے: بخشش طلب کرنا۔ ابن منظور لکھتے ہیں کہ مغفرت کا اصل مطلب ڈھانپنا اور پردہ ڈالنا ہے۔ چونکہ بندہ اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کرتا ہے کہ میرے گناہ کو ڈھانپتے اور اس پر پردہ ڈالتے ہوئے مجھے معاف کر دے، اس لیے اس کو استغفار کہا جاتا ہے۔

اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ بندہ اپنے قول اور عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگے۔

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی صفت غفّار کا مطلب یہ ہے کہ ایسی ذات جو بندے کی یکے بعد دیگرے نافرمانیوں پر اسے بار بار معاف کرے، جب بھی بندہ گناہ کا تکرار کرتا ہے اللہ تعالیٰ مغفرت کا تکرار کرتا ہے۔

شأن الدعاء للخطابی: 52، 53

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

توبہ واستغفار کی اہمیت

نبی کریم ﷺ کا عمل مبارک:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((وَاللّٰـهِ اِنِّـیْ لَاَسْتَـغْفِرُاللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً))

”اللہ کی قسم! میں دن ستّر سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔“

صحیح البخاری: 6307

استغفار کی اہمیت اسی سے دوچند ہو جاتی ہے کہ جب وہ ہستی کہ اللہ تعالیٰ نے جن کے اگلے پچھلے اور ظاہری و پوشیدہ تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں، ایک دِن میں ستّر سے زیادہ بار استغفار کرتی ہے تو پھر ہم ایسے سیاہ کاروں کو اس کو کس قدر اہتمام کرنا چاہیے؛ جو گناہوں کی دلدل میں سرتا پا دھنسے ہوئے ہیں۔

خطا کے بعد مومن کا رویہ:

انسان طبعاً خطا کار ہے اور اس سے گناہ کا سرزد ہونا لامحالہ ہے۔ اس لیے غلطی ہو جانا معیوب نہیں البتہ غلطی کا احساس نہ ہونا اور اس سے توبہ نہ کرنا معیوب ہے۔ لفظ انسان تو بنا ہی نسیـــــان سے ہے، یعنی جس سے بھول چوک اور غلطی بہ کثرت سرزد ہوتی ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ))

”ہر ابنِ آدم خطا کار ہے، لیکن بہترین خطار وہ لوگ ہیں جو بہت توبہ کرنے والے ہیں۔“

[حسن] سنن الترمذی: 2499

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یعنی آپ ﷺ نے واضح فرمادیا کہ ہر ابنِ آدمی ہی خطا کا پتلا ہے،کوئی بھی اس سے مبرّا نہیں ہے لیکن خطا کاروں میں سے بہترین شخص اسے قرار دیا ہے جو گناہ ہونے کے بعد توبہ کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہے۔اس لیے بندۂ مومن کا رویہ یہی ہونا چاہیے کہ جب اس سے غلطی اور گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اپنے رب کے سامنے اس کا اعتراف کرے اور اس کی معافی مانگ لے۔

دِل؛احساسِ گناہ سے محروم:

جو بندہ گناہ ہو جانے پر توبہ واستغفار نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کے دِل کو سیاہ کر دیتا ہے، پھر بالآخر وہ دِل بند ہو جاتا ہے،یعنی مسلسل گناہوں کے ارتکاب اور اللہ کی طرف رجوع نہ کرنے کی وجہ سے اس کا دِل احساسِ گناہ سے ہی محروم ہو جاتا ہے اور اس پر ہدایت اثر نہیں کرتی۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْـمُـؤْمِـنَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَـابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ مِنْهَا قَلْبُهُ، وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى يُغْلَقَ بِهَا قَلْبُهُ)).

''مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دِل میں ایک سیاہ دھبّہ لگ جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے، گناہ چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے تو اس کے دِل سے وہ دھبّہ صاف کر دیا جاتا ہے،لیکن اگر وہ مزید گناہ کرتا جائے تو وہ دھبّہ بھی بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کی وجہ سے اس کا دِل بند کر دیا جاتا ہے۔''

[حسن] سنن الترمذی: 3334 ۔ سنن ابن ماجہ: 4244 ۔ صحیح الجامع: 1670

یہی وہ زنگ ہے جس کا ذِکر اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے:

﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ [المطففین: 14]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''ہرگز نہیں، بلکہ دراصل ان لوگوں کے دِلوں پر ان کے بُرے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔''

اگر بندہ گناہ کے بعد توبہ واستغفار کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے دِل کے زنگ کو مٹا دیتا ہے اور اس کی جگہ ایمان کی چاشنی بھر دیتا ہے لیکن جو شخص گناہ پہ گناہ کرتا جائے مگر توبہ و استغفار کی جانب التفات ہی نہ کرے تو اس کے دِل کی سیاہی بھی بڑھتی ہی چلی جاتی ہے اور اس حد کو جا پہنچتی ہے کہ پھر اس پر نیکی کی کوئی بات اثر نہیں کرتی اور وہ ایمان کی چاشنی سے کوسوں دُور چلا جاتا ہے۔

اللہ کو معافی بڑی پسند ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کریم کا فرمان نقل کرتے ہوئے فرمایا:

((أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْباً ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرلِی ذَنْبِی ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: أَذْنَبَ عَبْدِی ذَنْبًا ، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ ، فَقَالَ: أَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: عَبْدِی أَذْنَبَ ذَنْباً ، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ ، فَقَالَ: أَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: أَذْنَبَ عَبْدِی ذَنْباً ، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ، اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرتُ لَكَ)).

''بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے: اے اللہ! میرے گناہ کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا؛ وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ کو بخش بھی دیتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کر لیتا ہے۔ پھر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے رب! میرے گناہ کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میرے بندے نے گناہ کیا؛ اسے پتہ ہے کہ اس کا رب گناہ کو بخش بھی دیتا ہے
اور اس پر پکڑ بھی کر لیتا ہے۔ وہ پھر گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے: اے میرے رب!
میرے گناہ کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **:** میرے بندے نے گناہ کیا؛
اسے معلوم ہے کہ اس کا رب گناہ کو بخش بھی دیتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی
کر لیتا ہے، (پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے**:**) تو جو چاہے عمل کر؛ میں نے
تجھے بخش دیا ہے۔

صحیح البخاری: 7068 ۔ صحیح مسلم: 2758

استغفار؛ ہماری بقا کا ذریعہ:

اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا چونکہ کمالِ عبودِیت کا اظہار ہے، اس لیے مومن کو یہ وصف اور عمل اپنا لازمہ بنالینا چاہیے کہ وہ ہر دم ربِ کریم سے استغفار کرتا ہی رہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے بندوں کی بقا کا ذریعہ قرار دیا ہے، یعنی اگر یہ توبہ واستغفار کرتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرنے کے ساتھ ساتھ بقا سے نوازے رکھے گا، اور اگر یہ گناہوں کی معافی مانگنا چھوڑ دیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کا خاتمہ بھی فرما سکتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَو لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِکُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُونَ، فَیَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ))

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دے اور ایسی قوم کو لے آئے جو گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگیں، تو اللہ ان کے گناہوں کو بخش دے۔''

[صحیح] صحیح مسلم: 2749

اس حدیثِ مبارکہ سے یہ مطلب قطعاً نہ لیا جائے کہ نعوذ باللہ اللہ کو گناہ پسند ہے، بلکہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس فرمان سے مطلوب؛ گناہ ہو جانے پر استغفار کی ترغیب ہے کہ جو لوگ گناہ ہو جانے پر اللہ سے استغفار نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کو ان کی بہ نسبت وہ لوگ زیادہ محبوب ہیں جو گناہ ہو جانے پر اس سے معافی مانگتے ہیں اور وہ انہیں معاف فرما دیتا ہے۔

قرآنِ کریم میں توبہ واستغفار کی فضیلت

توبہ و استغفار کرنے والوں کے فضائل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاداتِ گرامی ملاحظہ فرمایئے:

﴿التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [التوبة: 112]

''توبہ کرنے والے، عبادت بجالانے والے، حمد وستائش بیان کرنے والے، راہِ حق میں سفر کرنے والے، رکوع وسجود کرنے والے، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والے اور اللہ کی قائم کردہ حدود کا خیال رکھنے والے، ایسے مومنوں کو (فلاح ونجات اور جنت کی) بشارت دے دیجیے۔''

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا﴾ [مريم: 60]

''البتہ جو شخص توبہ کرلے، ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو یہی لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر چنداں ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

﴿إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ [النساء: 17]

''اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی ولاعلمی سے کوئی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گناہ کر بیٹھیں؛ پھر جلد ہی توبہ کرلیں، تو یہی لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی جن کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور اللہ بہت علم وحکمت والا ہے۔''

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾ [البقرة: 222]

''یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ [التحريم: 8]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے توبہ کرو، خالص توبہ۔ بعید نہیں کہ اللہ تمہاری برائیاں تم سے دور کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرمادے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ اپنے نبی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا، (اور) وہ یہ دعائیں کر رہے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہماری بخشش فرما، بلاشبہ تو ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔''

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلٰى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ○ أُولٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ○﴾ [آل عمران: 135، 136]

''اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے اور اس سے وہ اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو۔ اور وہ دیدہ و دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے گا اور ایسی جنتوں میں انھیں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیا ہی اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کے لیے۔“

استغفار کے فضائل وثمرات

جنت کی بشارت:

سیدنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طُوبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيْفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا)).

”اس شخص کے لیے جنت کی بشارت ہے جو اپنے نامہ اعمال میں بہت زیادہ استغفار پائے۔“

[صحيح] سنن ابن ماجه: 3818

روزِ قیامت خوشی کا سامان:

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسُرَّهُ صَحِيفَتُهُ فَلْيُكْثِرْ فِيهَا مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ))

”جو شخص یہ پسند کرے کہ اسے اس کا نامہ اعمال خوش کر دے تو اس میں استغفار کی کثرت کر دینی چاہیے۔“

[حسن] صحيح الجامع: 5955 ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 1619

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ کا اپنے بندے سے پیار:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي مَا لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا)).

''جس شخص نے یہ جان لیا کہ گناہوں کو بخش دینا میری قدرت میں ہے تو میں اسے بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، جب تک کہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرایا ہو۔''

[حسن] المعجم الكبير للطبرانى: 11615

معافی مانگنے کی چھے بار مہلت:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِئِ، فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْهَا أَلْقَاهَا، وَإِلَّا كُتِبَتْ وَاحِدَةً)).

''یقیناً (نامہ اعمال لکھنے والا) بایاں فرشتہ غلطی کرنے والے مسلمان بندے کا گناہ لکھنے کے لیے چھے بار قلم اُٹھاتا ہے، پھر اگر وہ (بندہ اپنے گناہ پر) شرمندہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کر لیتا ہے تو فرشتہ قلم رکھ دیتا ہے اور اگر (بندہ استغفار) نہ بھی کرے تو ایک گناہ لکھ دیا جاتا ہے۔''

[حسن] صحيح الجامع: 2097 ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 1209

آخر شب میں مغفرت کا اعلان:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ))

''ہمارا پروردگار ہر رات آسمانِ دنیا پر تشریف لاتا ہے جس وقت رات کا آخری ایک تہائی وقت باقی رہ جاتا ہے،اور فرماتا ہے : کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کروں؟ اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت کا طلبگار ہو تو میں اسے مغفرت سے نوازوں؟''

صحيح مسلم: 758

بار بار استغفار اور توبہ کرنے کی فضیلت:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ، فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَعِزَّتِي وَجَلالِي لا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي)).

''شیطان نے کہا: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! جب تک تیرے بندوں کے جسموں میں رُوح رہے گی میں انہیں گمراہ کرتا رہوں گا۔ تو رب تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت اور جلال کی قسم! وہ جب تک مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں معاف کرتا ہی رہوں گا۔''

[حسن] صحيح الجامع: 1650 ۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 104

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے کے توبہ سے خوشی:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحاً بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ، مِنْ أَحَدِكُمْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَأَيِسَ مِنْهَا، فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ، فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ، أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ)).

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے جب وہ اس سے توبہ کرتا ہے تم میں سے اس شخص سے زیادہ جو اپنی سواری پر جنگل میں تھا، اس کی سواری گم ہوگئی اور اس پر اس کا کھانا، پینا تھا۔ سو وہ اس سے نا امید ہو گیا اور ایک درخت کے پاس آ کر اس کے سائے میں لیٹ گیا۔ وہ اپنی سواری سے نا اُمید ہو چکا تھا۔ وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک اس کی سواری اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی، اس نے سواری کی لگام پکڑی، پھر خوشی کی شدت سے کہا: اے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب۔ اس نے یہ غلطی خوشی کی شدت سے کی۔''

صحيح البخاری: 5950 ۔ صحيح مسلم: 2747

گناہوں کی بخشش کا وظیفہ:

سیدنا زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ)).

جس شخص نے یہ پڑھا:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ.

''میں اس بہت عظمت والے اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طرف رجوع کرتا ہوں۔''

تو اسے بخش دیا جائے گا۔ اگرچہ اس نے میدان جنگ سے بھاگنے کا ہی ارتکاب کیا ہو۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 3577

سیّد الاستغفار کی فضیلت:

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار (یعنی بخشش مانگنے کی جتنی بھی دعائیں ہیں ان سب کی سردار دعا) یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ أَنْتَ رَبِّی لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِی وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِی فَاغْفِرْ لِی فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.

''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، تیرے عہد پر ہوں اور تیرے وعدے پر ہوں جتنی مجھ میں استطاعت ہے، میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس برائی سے جو میں نے کی، میں تیرے لیے تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر انعام فرمائی ہیں اور میں میں تیرے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، سو تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بخشش نہیں سکتا۔''

یہ دعا بتلانے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِناً بِهَا ، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجنة ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)).

''جو شخص اس (دعا) پر یقین رکھتے ہوئے دِن کے وقت پڑھے اور اس دن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا اور جو اس پر یقین رکھتے ہوئے رات کے وقت پڑھے اور صبح سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی جنتی ہوگا۔"

صحیح البخاری: 5947

گناہوں کی مغفرت کے لیے ملحوظات

یہاں چند ایک ایسے امور زینتِ قرطاس کیے جا رہے ہیں جنہیں توبہ واستغفار میں ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ قبولیتِ توبہ میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

کسی بھی گناہ کو معمولی مت سمجھیے:

ایمان سے متصف شخص کا یہ وصف ہے کہ وہ اللہ ورسول کی نافرمانی کو معمولی نہیں سمجھتا بلکہ اسے چھوٹا سا گناہ بھی پہاڑ کے مانند دکھائی دے رہا ہوتا ہے کہ جبھی وہ اس کا ارتکاب کرے گا تب ہی وہ اس پر آن گرے گا، لہٰذا وہ اس سے اجتناب کیے رکھتا ہے۔ لیکن جو ایمان سے محروم ہوتا ہے اور فسق وفجور کی دلدل میں دھنسا ہوتا ہے اسے چھوٹا تو کجا؛ کوئی کبیرہ گناہ کرتے ہوئے بھی یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کر رہا ہے، بلکہ وہ اسے کوئی معمولی سا کام سمجھ کر یوں کر گزرتا ہے کہ جیسے اس کے ناک کے قریب سے مکھی گزرے تو وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے اُڑا دے۔ یعنی گناہ کے ارتکاب میں خوفِ خدا اس کے قریب تک نہیں پھٹکتا۔

ایسی حالت ہونے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے اور چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی معمولی نہیں سمجھنا چاہیے، تاکہ ہم مومنین کی صف میں شامل رہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى أَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''مومن اپنے گناہوں کو پہاڑ کی مانند سمجھتا ہے کہ وہ ابھی اس پر گر پڑے گا جبکہ فاجر شخص اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح تصور کرتا ہے کہ جو اس کے ناک کے پاس سے گزرے تو وہ اس طرح ہاتھ سے اشارہ کر کے اسے اُڑا دے۔''

صحیح البخاری: 6308

گناہ پر دِیدہ دلیری مت دکھائیں:

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کے کسی گناہ پر پردہ ڈالنا احسانِ عظیم ہے۔ ذرا تصور کیجیے کہ اگر ہمارے ہر گناہ کا علم ہمارے والدین، بہن بھائیوں، عزیز واقارب اور دوست واحباب کو ہونے لگے تو کیا ہم کسی کا سامنا کرنے کے قابل رہیں گے؟ یہ میرے پروردگار کا ہی احسان ہے کہ اس نے ہم ایسے فاجروں کے گناہ پردے میں رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص خود ہی اپنے گناہ سے پردہ اُٹھاتا پھرے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے چھپا رکھا ہو اور وہ لوگوں کو بتلاتا پھرے کہ میں نے فلاں فلاں گناہ کیا ہے، تو اس سے بڑھ کر بدبخت شخص کون ہوگا؟ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ، ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، فَيَقُولَ: يَا فُلَانُ ، عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا ، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ))

''میری اُمت کے سبھی لوگ بخشے جا سکتے ہیں؛ سوائے ان لوگوں کے جو خود ہی اپنے گناہوں کا اعلان کرتے پھریں۔ اعلان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی گناہ کرے، پھر جب وہ صبح کو اٹھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا ہو لیکن وہ خود ہی لوگوں کو بتاتا پھرے کہ اے فلاں! میں نے گزشتہ رات یہ یہ کام کیا ہے۔ یعنی رات بھر جو اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا رکھا؛ اس نے صبح اُٹھ کر اللہ کے اس پردے کو خود ہی چاک کر دیا۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری: 6069 ۔ صحیح مسلم: 2291

ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اس لیے معاف نہیں کرے گا، کیونکہ اس پر اللہ سخت غضب ناک ہوتا ہے کہ میں نے تو تیری لاج رکھی اور تیرے گناہ پر پردہ ڈال دیا تا کہ تو رُسوائی سے بچ سکے، لیکن تو خود ہی اس پردے کو چاک کر کے میری اہانت کر رہا ہے؟!

گناہ پر اصرار نہ کریں:

اگر گناہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس کی معافی مانگیں اور دوبارہ وہ گناہ نہ کرنے کی مکمل اور حقیقی کوشش کریں۔ ایسا نہ ہو کہ توبہ بھی کیے جا رہے ہوں اور گناہ پر اصرار بھی جاری ہو۔ ایسا انداز گناہ کی معافی میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں توبہ واستغفار کرنے والے اپنے جن محبوب بندوں کا تذکرہ کیا ہے ان کی ایک نمایاں خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ:

﴿وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [آل عمران: 135، 136]

''اور وہ دیدہ ودانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔''

نا اُمیدی مت پیدا ہونے دیں:

بندے کو رحمتِ خداوندی سے مایوس اور نا اُمید نہیں ہونا چاہیے۔ گناہ چاہے جس قدر بھی زیادہ ہو جائیں یا جتنے بھی بڑے گناہوں کا مرتکب ہو جائے، ہر صورت وہ بارگاہِ الٰہی سے مغفرت اور رحمت کی اُمید رکھے۔

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَدُ اللهِ بَسْطَانِ لِمُسِيءِ اللَّيْلِ لِيَتُوبَ بِالنَّهَارِ، وَلِمُسِيءِ النَّهَارِ لِيَتُوبَ بِاللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)).

''اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پھیلے ہوتے ہیں تا کہ رات میں گناہ کرنے والا دن میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

توبہ کرے اور دن میں گناہ کرنے والا رات کے وقت توبہ کرے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔''

[صحیح] الزهد لهناد بن السری: 885

توبہ کا دروازہ تا قیامت کھلا ہے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِـلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ؛ سَبْعَةٌ مُغْلَقَةٌ، وَبَابٌ مَفْتُوحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهٖ))

''جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات دروازے بند ہیں اور ایک توبہ کا دروازہ مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہو جانے تک کھلا رہے گا۔''

[صحیح] المعجم الکبیر للطبرانی: 10479

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَـنْ تَـابَ قَبْـلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ))

''جس نے سورج کے مغرب سے طلوع ہو جانے سے پہلے پہلے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔''

صحیح مسلم: 2703

توبہ واستغفار سے اُکتانا نہیں چاہیے:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا أَتَـى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُـولَ اللّٰهِ، أَحَدُنَا يُذْنِبُ، قَالَ: ((يُكْتَبُ عَلَيْهِ)) قَالَ: ثُمَّ يَسْتَـغْـفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ، قَالَ: ((يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ)) قَالَ: فَيَـعُودُ فَيُذْنِبُ، قَالَ: ((يُكْتَبُ عَلَيْهِ)) قَالَ: ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَيَتُـوبُ ، قَالَ: ((يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ ، وَلَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا))

''ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو (کیا ہوتا ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اس نے پوچھا: پھر وہ اس کی معافی مانگ لے اور توبہ کر لے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بخش دیا جاتا ہے اور اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے۔ اس نے کہا: پھر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر لکھ دیا جاتا ہے۔ اس نے پوچھا: وہ پھر استغفار اور توبہ کر لے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بخش دیا جاتا ہے اور اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ (تمہیں معاف کرنے سے) نہیں اُکتاتا، یہاں تک کہ تم (معافی مانگنے سے) اُکتا جاتے ہو۔''

[صحیح] المعجم الکبیر للطبرانی: 791

روروکر گناہوں کی معافی مانگیں:

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کا معافی مانگنا بہت پسند ہے۔ بندہ جب توبہ واستغفار کرتا ہے تو اللہ کی رحمت جوش میں آ جاتی ہے اور اس کا بڑے سے بڑا گناہ معاف کرنے میں ذرا بھی تاخیر نہیں کرتی۔ پھر اگر اس معافی میں اشک ہائے ندامت بھی شامل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ نہ صرف اسے پروانۂ مغفرت جاری فرما دیتا ہے بلکہ اسے جنت کا مہمان بھی بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

((طُوْبٰى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ، وَبَكٰى عَلٰى خَطِيْئَتِهِ))

''اس شخص کے لیے جنت کی بشارت ہے جس نے اپنی زبان پر قابو پا لیا ہو اور اپنی غلطیوں پر اشک بہاتا ہو۔''

صحیح الجامع: 2939

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لہٰذا اللہ تعالیٰ سے رو رو کر گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے، تا کہ نہ صرف مغفرت حاصل ہو بلکہ جنت کا حصول بھی ممکن ہو جائے۔

اپنی نافرمانیوں پر ندامت کا اظہار کریں:

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ ، وَالتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لاَ ذَنْبَ لَهٗ)).

''(گناہوں پر) ندامت توبہ ہی ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے اس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔''

[حسن] المعجم الكبير للطبرانى: 775 ۔ صحيح الجامع: 6803

گناہ کے بعد نیکی ضرور کیجیے:

اگر بندے سے گناہ کا ارتکاب ہو جائے تو اسے اس کے بعد کوئی نہ کوئی نیک کام کر لینا چاہیے، وہ اس گناہ کا کفارہ بن جائے گا۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

''تو جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرتا رہ، گناہ ہو جانے کے بعد نیکی کر؛ وہ اسے ختم کر دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ۔''

[حسن] سنن الترمذى: 1987

ضروری نہیں کہ نیکی کا کام بہت بڑا ہو، بلکہ دو رکعت نفل پڑھ کر بھی اللہ سے اپنا گناہ معاف کروایا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنباً ، ثُمَّ يَتَوَضَّأ ، ثُمَّ يُصَلِّى رَكْعَتَينِ ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِذٰلِكَ الذَّنْبِ ، إِلاَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ)).

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''جو کوئی بھی بندہ گناہ کرتا ہے، پھر وہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی بخشش مانگتا ہے تو اللہ اسے معاف فرما دیتا ہے۔''

[حسن صحيح] صحيح ابن حبان: 623

اور اگر کوئی دو رکعت نماز پڑھنے کی بھی زحمت نہ کر سکے تو اللہ کی رحمت اس قدر وسیع ہے کہ صرف کلمہ پڑھنے سے بھی اس کا گناہ مٹ جائے گا، جیسا سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرما دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَأَتْبِعْهَا حَسَنَةً ، تَمْحُهَا))

''جب تو کوئی برا عمل کر بیٹھے تو اس کے بعد نیکی کر، وہ اسے مٹا دے گی۔''

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا لَا إِلٰـهَ إِلاَّ اللّٰـهُ پڑھنا بھی نیکی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هِىَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ)).

''یہ تو سب نیکیوں سے افضل ہے۔''

[صحيح] مسند أحمد: 21525 - الترغيب والترهيب للمنذری: 3162

وقتِ نزع آنے تک توبہ قبول ہو سکتی ہے:

سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ))

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ تب تک قبول فرماتا ہے جب تک نزع کا عالم طاری نہ ہو۔''

[حسن] سنن الترمذی: 3537 - سنن ابن ماجہ: 4253

صحتِ توبہ کے لیے تین شروط

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہر گناہ سے توبہ واجب ہے۔اگر گناہ کا تعلق حقوق اللہ سے ہو،کسی انسان سے متعلق نہ ہو،تو اس کی قبولیت کے تین شروط کا پایا جانا ضروری ہے:

1......گناہ اور نافرمانی کے اس کام کو چھوڑ دینا۔

2......اس گناہ کے ارتکاب پر ندامت اور شرمندگی کا اظہار کرنا۔

3......دوبارہ وہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا۔

ان میں سے اگر ایک بھی شرط مفقود ہوگی تو یہ توبہ صحیح نہیں ہوگی۔

کشاف اصطلاحات الفنون: 1/ 233

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com